نام کتاب: قرآن کی نظر میں۔ عورت

مصنف: حما آغا

صفحات: ۲۰۷، سن اشاعت: جون ۲۰۰۶ء

قیمت: ندارد، ناشر: فیضی پرنٹ، دوکان نمبر ۱۸ رابی آرکیڈ بہادر آباد۔ کراچی

تبصرہ نگار: محمد اعظم سعیدی

آج ہم عورت کو مردوں کی ذہنیت سے بھانڈوں کی من گھڑت قصہ کہانیوں سے، جھوٹی روایات سے اور خبطی شعراء سے سمجھا جا رہے ہیں۔ مرد کہتا ہے عورت مکمل فتنہ ہے وہ نجس و ناپاک ہے اس سے مشورہ لینا حماقت ہے اس نے آدم کو جنت سے نکلوایا، عورت کی فکر صفر ہے، وہ جذبات کے تابع ہے، مکار و فریبی ہے، وہ ٹیڑھی ہے۔

حما آغا نے اس قسم کے اور اعتراض بھی تحریر کیے ہیں جو مردوں کی جانب سے عورتوں پر لگائے گئے ہیں اور پھر انکے تسلی بخش جواب بھی دیئے ہیں ساتھ ہی ان سخت الزامات کے جواب میں لہجہ انتہائی استدلالی اور شیریں رکھا ہے طرہ یہ ہے کہ ہر جواب قرآن سے کوئی دلیل پیش کر کے دیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ موصوفہ کو اپنے موضوع پر مکمل عبور ہے، موصوف نے اپنی کتاب کو پندرہ ابواب میں تقسیم کیا اور ہر عنوان پر سیر حاصل گفتگو کی ہے ایسا لگتا ہے کہ خواتین کے ذکر والی تمام آیتوں کو اس کتاب میں جمع کر دیا ہے، صفحہ ۱۲ سے ۵۰ تک ان احکامات کا ذکر ہے جن میں مرد و عورت برابر ہیں جیسے تخلیق کے لحاظ سے اعمال کے لحاظ سے، تحصیل علم کے لحاظ سے، دعا مانگنے کے لحاظ سے، فہم و عقل حاصل کرنے کے لحاظ سے؟ حصول تقوٰی کے لحاظ سے، باہمی سکون و راحت رسانی کے لحاظ سے، حرام و حلال کے استعمال کے لحاظ سے، نکاح کے معیار کے لحاظ سے وغیرہ وغیرہ۔

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ بیشتر احکامات میں مرد و عورت مساوی ہیں مگر جن میں تفریق کی جاتی رہی ہے انکے بھی جوابات دیے گئے ہیں جیسے مالی شہادت سے ہٹ کر قانون شہادت اور حدود و تعزیرات کے معاملات قرآن میں عورتوں کو مارنے کا حکم، اس قسم کے دیگر موضوعات پر بھی رائے زنی کی گئی ہے۔ بہر حال کتاب قابل مطالعہ ہے خوبصورت ٹائٹل، دیدہ زیب جلد کے ساتھ کاغذ بھی عمدہ استعمال کیا گیا ہے اس عنوان پر استفادہ کے لئے اچھی کتاب ہے۔

....

التفسیر اہل علم کی نظر میں

ڈاکٹر شکیل احمد (ایم بی بی ایس)

محترمی و مکرمی ڈاکٹر محمد شکیل اوج صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ و برکاتہ۔۔۔۔۔۔ وبعد

آپ سے میرا ان چند دقائق کا تعلق ہے جو آپ کے حسن آواز نے میری سماعت کو بخشے۔

تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

گرمیوں کی چھٹیوں میں حسب معمول کراچی جانا ہوا اور عربی زبان کی کتب کی طمع جامعہ کراچی کے کتاب خانہ تک لے گئی۔ وہاں آپ کے علمی، فکری، و تحقیقی (اسلامی؟) مجلہ "التفسیر" پر نظر پڑی۔ پڑھا تو دل عش عش کر اٹھا کیا خوب شوق فکر و نظر ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔ کیا عجب اللہ "اولئک هم المفلحون" کا صیغہ آپ جیسے لوگوں کے لئے استعمال کرتا ہو۔

فی الوقت میرے پاس اپریل تا جون ۲۰۰۶ء اور اکتوبر تا دسمبر ۲۰۰۶ء کی سہ ماہی کے مجلات ہیں کیونکہ یہی دونوں وہاں دستیاب تھے۔ میں اپنی بعض کوتاہیوں کی وجہ سے آپ سے شرف ملاقات (جس کا وعدہ تھا) بروز اتوار نہ حاصل کر سکا جس کا قلق ہے۔ بہر کیف یہ بے چینی قدرے کم تر ہوئی جب میں نے "ہم" پر آپ کی نشستوں سے دوران رمضان استفادہ کیا۔ یہاں یہ بات کہے بغیر نوک قلم آگے نہیں بڑھ سکتی کہ آپ کی سوچ اور فہم دین نے اہل علم کے ساتھ ساتھ عوام الناس خصوصاً نوجوانوں کو بھی متاثر کیا ہے۔ سعودی عرب میں میرے عربی کے استاد جن سے میں نے صابونی کی تفسیر اور حدیث کا شرف تلمذ حاصل کیا، جناب اقبال ضمیر صاحب اور ہمارے عزیز محترم ڈاکٹر شعیب نگرامی صاحب جو جامعہ ازہر سے فارغ التحصیل ہیں۔ ان دونوں حضرات کی آراء بھیج رہا ہوں۔ یہ دونوں حضرات انڈین ہیں اول الذکر علامہ سید سلیمان الندوی کے خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں پیشہ کے لحاظ سے انجینیئر ہیں اور انگریزی میں اٹھارہ جلدوں پر مشتمل تفسیر شائع کی ہے فی الحال وہ بنگلور میں ہیں لیکن ضرورت معاش کے لئے دمام میں، آخر الذکر ڈاکٹر شعیب نگرامی آجکل ریڈیو جدہ سے منسلک ہیں اور سعودی حکومت کی قرآن کمیٹی کے ممبر ہیں ان کا تعلق لکھنؤ سے ہے لیکن آجکل اپنے بیٹے کے ساتھ رابغ (جدۃ اور مدینۃ المنورہ کے درمیان طریق ہجرۃ پر ایک شہر) میں مقیم ہیں۔۔۔۔۔۔ میں اپنا تعارف کیا کراؤں نہ ہوائے بہار ہوں

نہ سوم خزاں۔ بس سارا شرف یہ ہے کہ قرآن کا طالب علم ہوں۔ تجوید میں اول پوزیشن حاصل کر کے اپنے وطن کا نام بلند کیا ہے اب یہ کورس پاور پوائنٹ پر پڑھاتا ہوں۔ پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر ہوں اور وزارۃ داخلیہ سلسلہ روزگار ہے۔ ڈاکٹر صاحب اجازت دیجیے ملنے کا اشتیاق باقی ہے دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔

زیادہ حد ادب

ڈاکٹر شکیل احمد

ڈاکٹر شفقت نگرامی ندوی ثم ازہری بن شیخ التفسیر مولانا محمد اویس ندوی نگرامی

(دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)

برادر محترم مہرو ڈاکٹر محمد شکیل اوج صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے ہم نام اور میرے عزیز ڈاکٹر شکیل نے آپ کے رسالے التفسیر کے دو شمارے مجھے دے کر اس پر میری اظہار رائے کا حکم صادر کر دیا۔ برادر محترم آپ جو قلمی جہاد کر رہے ہیں اس کے پس منظر اور محرکات کا ذکر اس لیے انتہائی ناگزیر ہے کیونکہ اس کے بغیر التفسیر کی علمی، تحقیقی اور دعوتی قدر و منزلت کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔

محترم گرامی! قاہرہ یونیورسٹی میں شعبہ عربی ادب میں میرے اسلامی فلسفہ کے استاذ جامع ازہر کے ڈائریکٹر جنرل اور مصر کے سابق وزیر اوقاف ڈاکٹر محمد البہی مرحوم نے اپنی مشہور کتاب ''الفکر الاسلامی الحدیث'' میں لکھا ہے کہ مستشرقین جن کی اسلام دشمن تحریک کی ابتداء آٹھویں صدی سے ہو چکی تھی۔ اسکا بنیادی مقصد رسول رحمت ﷺ کی کردار کشی اور اسلام کی تاریک تصویر پیش کرنا ہے اور جس کا مظاہرہ آج اسوقت عالمی ذرائع ابلاغ مسلسل کر رہے ہیں۔

مستشرقین جن میں کی اکثریت کا تعلق یہودی مذہب سے ہے انہوں نے قرآن کریم، سیرت نبوی، فقہ و کلام، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، تابعین، آئمہ مجتہدین، محدثین و فقہاء، رواۃ حدیث، فن جرح و تعدیل، اسماء الرجال، حدیث کی حجت، تدوین حدیث، فقہ اسلامی کے ماخذ اور اسکا ارتقاء کے موضوعات پر جو کتابیں لکھی ہیں ان میں اتنا تشکیکی مواد پایا جاتا ہے جو ایک ایسے آدمی کو جو اپنی ان موضوعات پر وسیع اور گہری نظر نہ رکھتا ہو پورے اسلام سے منحرف کر دینے کے لئے کافی ہے۔

یہ تو مغرب کی صورتحال تھی اور آج بھی ہے اور مشرق میں قصاص و وعاظ صدیوں سے مسلمانوں کے لیے سب سے بڑی مصیبت ہیں اور موجودہ عصر جہل میں الیکٹرانک میڈیا نے اس مصیبت کو اور زیادہ عام و شدید کر دیا ہے، علماء پوش، جنتی یا اسلامی اسکالر کا سابقہ اپنے ناموں کے ساتھ لگا کر توحید خالص کے معانی و مطالب کی تحریف میں وہ مغرب کے مستشرقین اور مشرق کے وضعی مذاہب کے عقائد اور افکار کو تقویت پہنچا رہے ہیں یہ قصاص اور وعاظ وہ علماء سو ہیں جنہیں نہ تو قرآن کریم کی خبر ہے نہ حدیث و آثار کی کتابیں پڑھی ہیں اور نہ علم و فن کی صورت دیکھی ہے صرف چند قصے اور اشعار یاد کر لئے ہیں جو یا تو اپنے بزرگوں سے سنتے آئے ہیں یا کسی وعظ کی کتاب میں پڑھ لیے ہیں۔ انکی اصل قوت دماغ کی جگہ ان کے گلے میں ہوتی ہے وہ ایک مطرب و مغنی کی طرح گانا شروع کر دیتے ہیں پھر عربی کا ہر غلط جملہ جو ان کی زبان سے نکلتا ہے بے تکلف اور بے خوف حدیث کے لقب سے بیان کر دیا جاتا ہے اور غریب سننے والے جو ان کے گلے بازی کی موسیقی سے پہلے ہی مرعوب ہو چکے ہوتے ہیں وہ ان نام نہاد بلکہ علماء سو کی خرافات کو عقیدت سے سن کر اس کو کتاب و سنت کا درجہ دے دیتے ہیں نعوذ باللہ۔

برادر محترم ڈاکٹر اوج صاحب!

۱۹۵۸ء میں قاہرہ جانے سے قبل میں جب مادر علمی دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ جہاں میرے والد اور علامہ سید سلیمان ندوی کے شاگرد رشید مولانا محمد اویس ندوی نگرامی شیخ التفسیر کے منصب پر فائز تھے اسوقت میں ندوۃ میں عالیت کے درجہ میں زیر تعلیم [illegible] میں نے مغرب کی اسلام دشمنی اور مشرق کے علماء سو کی جن بد دیانتیوں کا ذکر کیا ہے ان کے سحر کو توڑنے کے لیے سید صاحب کا ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، سید مودودی کا ترجمان القرآن اور مولانا دریا آبادی مرحوم کا ہفتہ وار صدق جدید وہی قلمی جہاد کر رہا ہے جسکی سعادت اب اسوقت آپ کی ادارت میں ''التفسیر'' کر رہا ہے۔

محترم گرامی اس میں کوئی شبہ نہیں کہ برصغیر اور عالم اسلامی کے مختلف گوشوں میں ایسی ممتاز دینی شخصیتیں پیدا ہوئی ہیں جنہوں نے بعض وسیع حلقوں کو اپنی طاقتور اور دل آویز شخصیتوں سے متاثر کیا اور ایک بڑے طبقہ کو ذہنی ارتداد سے بچایا برصغیر میں شبلی، سلیمان ندوی، ڈاکٹر حمید اللہ حیدرآبادی اور مولانا مودودی کے قلمی جہاد کو دیانتدار مورخ کبھی فراموش نہیں کر سکتا ہے۔ اور اس حوالے سے عالم عربی میں استاذ مصطفیٰ ابوالزرقاء، ڈاکٹر مصطفیٰ السباعی اور امام محمد ابوزہرہ کے نام بھی بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ اسوقت اسلام دشمنی کا منہ زور سیلاب کی زد میں پورا عالم اسلام ہے۔ استاذ مصطفیٰ احمد ابوالزرقاء مرحوم نے لکھا تھا کہ توحید خالص کے معانی اور مطالب بیان کرنے کا کام بوجوہ معطل ہو گیا تھا علماء کے نزدیک